تبصرہ کتب

نام کتاب = **معجم القرآن**

مصنف = ڈاکٹر غلام جیلانی برق

ناشر = شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ ادبی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاهور۔

صفحات = ۴۵۱ قیمت - تیس روپے

قرآن مجید سے مسلمانوں کا تعلق بہت گہرا اور وسیع ہے۔ قرآن حکیم کے حروف و الفاظ ہوں یا معانی و مطالب، تلفظ و لہجہ کا معاملہ ہو یا دقیق تفسیری نکات کا، ہر پہلو پر مسلمان علماء نے کتابیں لکھی ہیں۔ آج ہم جس کتاب پر تبصرہ کر رہے ہیں اس کا تعلق بھی قرآنی علوم سے ہے۔

یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام ''معجم القرآن،، سے عیاں ہے قرآن مجید کی لغت ہے، جس سے ذہن فوراً اس جانب منتقل ہوتا ہے کہ اس کتاب میں قرآن پاک کے مشکل الفاظ کے معانی اور تشریح کی گئی ہوگی، لیکن یہ معجم ایسی نہیں ہے، بلکہ مصنف کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے کہ وہ یوں کتاب کا دائرہ کار متعین کرتے ہیں ''ایک ایسی کتاب کی شدید ضرورت تھی جو قرآن کے اشخاص و اماکن دونوں پر تاریخ، کتبات اور نئے انکشافات کی روشنی میں بحث کرے یہ کتاب اسی ضرورت کے پیش نظر لکھی گئی ہے،، (ص ١٦)

فاضل مصنف نے ان الفاظ میں کتاب کا دائرہ کار متعین کیا ہے اور کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر برق صاحب نے ان انبیاء و رسل، ملوک، اقوام، اشخاص اور اماکن کے ناموں پر روشنی ڈالی ہے جن کا ذکر قرآن حکیم

میں آیا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ کتاب اسمائے قرآنی سے ہمیں روشناس کراتی ہے جن کی مجموعی تعداد ۲۰۰ اس کتاب میں بیان ہوئی ہے۔

جیسا کہ لغت نویسی کا اصول ہے فاضل مرتب نے بھی اپنی کتاب کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ مصنف کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ایک نام کا عنوان قائم کرتے ہیں۔ پہلے یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ نام عربی یا غیر عربی، اور عربی نہ ہونے کی صورت میں کس زبان کا ہے۔ پھر وہ عموماً اس لفظ کا معنی بیان کرکے یہ بتاتے ہیں کہ یہ لفظ قرآن حکیم میں کس کس جگہ وارد ہوا ہے۔ بعض اوقات صرف تعداد کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی ان سورتوں اور آیات کا بھی حوالہ دیتے ہیں جن میں وہ نام آیا ہے۔ اگر وہ نام مختلف مقامات پر وارد ہوا ہے تو ان بڑے بڑے واقعات کا بھی ذکر کرتے ہیں جو اس نام سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ لفظ ''ابراهیم،، کے ذیل میں آٹھ بڑے بڑے واقعات کا ذکر کیا ہے اور آیات و سورة کے حوالے بھی دئے ہیں۔ بعد ازاں مولد ابراهیم، تاریخ ولادت، ان کا شجرہ‌نسب، شجرہ پیغمبری، ازواج، سفر نامہ اور وفات وغیرہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں کل دو سو الفاظ درج کئے گئے ہیں جن میں سے ۲۳ الفاظ کا حوالہ جاتی (Cross Reference) اصول کے تحت دوسرے الفاظ کے ضمن میں بیان ہوا ہے۔ جب کہ اصل مقام پر کچھ نہیں لکھا گیا بالفاظ دیگر یہ کتاب ۱۷۷ اسماء سے بحث کرتی ہے جن میں سے ۴۲ اعلام ایسے ہیں جو کسی جگہ یا مقام کا نام ہے جب کہ ۱۳۵ اسماء اشخاص، قبائل، کتب، درخت، جانور، جن اور دیگر اشیاء کے ناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

مصنف نے ایک جگہ لکھا ہے ''چونکہ عربی انگریزی اور فارسی میں اس موضوع پر کوئی کتاب موجود نہیں تھی اس لئے یہ طلبائے قرآن کے لئے خواہ وہ ایران و عراق میں ہوں یا انگلستان میں، مفید ثابت ہوگی،، (ص ١٦) فاضل مصنف کے اس قول کا منشاء یہ ہے کہ معجم القرآن اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ اس دعوی میں اس حد تک تو صداقت پائی جاتی ہے کہ شخصیات اور اماکن کے ناموں کو مصنف نے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ لیکن کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب مولانا عبد الماجد دریاآبادی کی کتاب ''اعلام القرآن،، اور مولانا سید سلیمان ندوی کی کتاب ''ارض القرآن،، سے ماخوذ ہے جس میں بائیبل اور چند دیگر کتب سے اضافے کر دئے گئے ہیں۔ اس لئے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب کوئی تخلیقی یا طبع زاد تصنیف نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر برق صاحب نے مختلف کتب میں بکھرے ہوئے مواد کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ یہ سارا مواد لغات القرآن جیسی کتب میں بھی موجود ہے۔

ڈاکٹر جیلانی صاحب نے اس کتاب کو قرآن حکیم میں وارد الفاظ کے ذکر تک محدود رکھا ہے لیکن لفظ ''أحد،، قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں آیا اور اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف محترم نے اپنے اصول کی پابندی نہیں کی اور اگر واقعات کا سہارا لے کر ناموں کو شامل کرنے کا دروازہ کھول دیا جائے تو قرآن مجید کی قریباً ہر دوسری آیت کسی خاص واقعہ سے تعلق رکھتی ہے اور ہر واقعہ میں اشخاص اور جگہوں کے نام آتے ہیں پھر ان سب ناموں کو بھی شامل کتاب کرنا پڑے گا۔

فاضل مؤلف جب بائیبل سے کوئی عبارت نقل کرتے ہیں، اس جگہ بائیبل کا مکمل حوالہ دیتے ہیں جو بائیبل سے ان کی گہری واقفیت کی دلیل ہے لیکن

دیگر کتب کی عبارات کا حوالہ نہیں دیتے بلکہ کسی نام کی تشریح کے ختم ہونے پر ماخذ کے عنوان سے ان کتب کا ذکر کرتے ہیں جن سے مواد لیا گیا ہے لیکن ایسا کرتے وقت وہ اکثر حوالوں کو نامکمل چھوڑ دیتے ہیں جیسے صفحہ ۲٦٥ پر صرف حکمائے عالم درج ہے لیکن صفحہ درج نہیں اسی طرح کتابیات میں اس کتاب کے ساتھ صرف مترجم کا نام درج ہے نہ مصنف کا پتہ چلتا ہے اور نہ ہی مطبع اور سن طباعت معلوم ہوتا ہے اسی طرح ''ماروت،، کے ماخذ میں مقدمہ ابن خلدون درج ہے لیکن کتابیات میں اس کا سرے سے ذکر ہی نہیں ہے۔ مزید برآں ماخذ دیتے وقت بھی جملہ مراجع کا احاطہ نہیں کیا گیا لفظ ''غار،، ہی لیجئے اس سے مراد وہ غار ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ھجرت کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ قیام پذیر ہوئے تھے۔ اس غار کا ذکر سیرۃ کی جملہ کتب میں اور لغات القرآن جیسی سب کتابوں میں درج ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے صرف رحمۃ للعالمین کا ذکر کیا ہے جو ہر لحاظ سے ناکافی ہے اور یہ حوالہ بذات خود ثانوی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ قرآن حکیم کے موضوع پر لکھتے وقت احادیث تفاسیر اور جاہلی ادب کو ماخذ اول کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

ایک اور بات جس کی جانب توجہ دی جانی چاہئے وہ کتابیات کا اندراج ہے اس باب میں جدید طریقہ یہ ہے کہ پہلے مصنف کا ذکر کیا جائے پھر کتاب کا نام لکھا جائے اور آخر میں مقام طباعت اور سن طباعت درج ہو۔ اور ایسا کرتے وقت حروف تہجی کی ترتیب اپنائی جائے جس کی محترم مصنف نے کوئی پابندی نہیں کی انھوں نے اولاً تو قدیم طریقہ کے بموجب پہلے کتاب کا نام لکھا ہے اور بعد میں مصنف کا ذکر کیا ہے۔ لیکن حروف تہجی والی پابندی کو ملحوظ نہیں رکھا چنانچہ ان کی کتابیات معجم البلدان سے شروع

هوتی هیں اور کتاب الہدی پر اختتام پذیر هوتی هیں اسی طرح انهوں نے عربی، فارسی، اردو، انگریزی جملہ کتابوں کو ایک هی جگه درج کر دیا هے حالانکه هر زبان کی یا کم از کم انگریزی وغیرہ کی کتابیات الگ الگ درج هوتی هیں۔

ان سب باتوں کے باوجود یه کتاب ایک اچھا اضافه هے اور اس کتاب کے ذریعے سے اردو قارئین قرآن حکیم کے اعلام سے واقف هو سکیں گے طباعت اور کتابت سفید هے اور قیمت بھی مناسب هے۔

محمد طفیل